الکلام المفید
فی
فضائل القرآن المجید

مصنف
اویس ابن بشیر قادری
(بی اے اسلامک سٹڈیز)

Graphics
by
Muneer Ahmad Sheikh

الکلام المفید

فی

فضائل القرآن المجید

مصنف

اویس ابن بشیر قادری

(بی۔اے،اسلامک سٹیڈیز)

نام کتاب	:	الکلام المفید فی فضائل القرآن المجید
مصنف	:	اویس ابن بشیر قادری
سال اشاعت	:	۲۰۲۴ء
تعداد	:	
قیمت	:	
کمپیوٹر کمپوزنگ	:	اویس احمد شیخ، منیر احمد شیخ
ناشر	:	

انتساب

میں اس کتاب کو اپنے والدین کے نام منسوب کرتا ہوں جنہوں نے مجھے ہمیشہ حق پر چلنے اور باطل سے اعراض کرنے کی تلقین کی۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ میرے والد ماجد کا سایہ مجھ پر بنائے رکھے اور میری والدہ ماجدہ مرحومہ کی بے حساب و کتاب مغفرت کرے اور پیارے آقا ﷺ کی شفاعت عطا کرے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

☆☆☆

﴿تقریظ جلیل﴾

ازمناظر اہل سنت خلیفۂ حضور تاج الشریعہ حضرت مولانا مفتی محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی خادم التدریس والافتاء دارالعلوم مخدومیہ جوگیشوری، ممبئ، انڈیا۔

قرآن مجید دنیا کی سب سے زیادہ پڑھی جانے والی وہ لاثانی اور لافانی کتاب ہے جسے اللہ نے اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے نازل فرمایا اور اس کی حفاظت بھی اپنے ہی ذمۂ کرم میں رکھی۔ یہی وجہ ہے کہ پچھلے چودہ صدیوں میں جس کسی نے بھی اسے مٹانے کی کوشش کی وہ خود مٹ گیا بلکہ اس کی نسلیں تک مٹ گئیں مگر قرآن نہ مٹا ہے اور نہ کبھی مٹ سکتا ہے کیونکہ اللہ رب العزت خود اس کی حفاظت فرماتا ہے "**انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون** "یعنی بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں (سورۃ الحجر، آیت نمبر ۹)۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

قرآن مجید اپنی حقانیت کا خود منہ بولتا ثبوت ہے۔اس نے رہتی دنیا تک اپنے سارے مخالفین کو چیلنج کرتے ہوئے کھلم کھلا اعلان فرمادیا کہ "**ان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فأتو بسورة من مثله و ادعو شهدآء کم من دون الله ان کنتم صادقین** (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر ۲۳)۔

''یعنی اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے (اس خاص) بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتوں کو بلالو اگر تم سچے ہو'' ۔مگر یوم نزول سے لیکر آج تک کسی میں اس چیلنج کو قبول کرنے کی جرأت نہ ہوئی ہے اور نہ ہی قیامت تک ہوسکتی ہے کہ کوئی بھی مخلوق خالق کے کلام جیسا کلام لانے پر کبھی قادر ہی نہیں ہوسکتا۔مگر اس کے باوجود دشمنان دین اپنے بغض وحسد اور ریشہ دوانیوں سے باز نہیں آتے اور وقتاً فوقتاً قرآن مجید کے خلاف اپنی بکواسیں کرتے رہتے ہیں ۔اسی لئے ہر زمانے میں اہل حق ایسے مخالفین کو منہ توڑ جواب دے کر کیفر کردار تک پہونچاتے رہے اور قرآن مجید کی حمایت کا حق ادا کرتے رہے(**فجزاھم اللہ احسن الجزاء**) ۔اسی سلسلے کی ایک کڑی یہ کتاب بھی ہے جو اس وقت آپ کے مطالعے میں ہے۔اس کتاب کے مؤلف محبّ گرامی عالی وقار اویس ابن بشیر قادری صاحب حفظہ اللہ (بی ۔اے۔اسلامک سٹیڈیز) ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلامیات پر لکھنے کا ذوق عطا کیا اور یہ کسی نہ کسی موضوع پر حسب استطاعت اکثر لکھتے رہتے ہیں (اللہ کرے زور قلم اور زیادہ)۔ زیر نظر کتاب میں ''الفرقان الحق'' نامی نام نہاد اور بدنام زمانہ امریکی قرآن کے ردو ابطال کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کے فضائل و برکات اور تلاوت قرآن کے آداب پر بھی گفتگو کی گئی ہے نیز مسائل شرعیہ سے بھی کتاب کو مزین کیا گیا ہے جس سے کتاب کی اہمیت وافادیت میں چار چاند لگ گئے ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنے محبوب مکرم ﷺ کے صدقے اس کتاب کو مقبول انام بنائے اور اس کی افادیت کو عام فرمائے اور کتاب کے مؤلف کو مزید خدمات دینیہ کی توفیق انیق عطا فرمائے اور ان کے علم وعمل میں خوب برکتیں پیدا فرمائے۔آمین یارب

العالمین بجاہ سید المرسلین علیه و علیٰ اله افضل الصلوٰۃ و اکرم التسلیم۔

محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی

۱۱، رجب المرجب ۱۴۴۵ھ

مقدمہ

سب خوبیاں اور تعریفیں اس وحدہ لاشریک، واجب الوجود خدا کے لئے جو ہمارا خالق و مالک ہے جس نے ہمیں علم وعرفان، حکمت و دانائی جیسی نعمتوں سے نوازا۔اے میرے عزیز بھائی !اس بات کو خوب ذہن نشین کرلے اور اس بات کو اچھی طرح سے سمجھ کہ اللہ عزوجل کی ذات اس معنی میں اول ہے کہ اس کی ابتدانہیں اور اس معنی میں آخر ہے کہ اس کی انتہانہیں۔اور سب سے کامل شکر اسی کے لئے جس نے ہمیں اپنے حبیب کریم ﷺ کا امتی بنا کر ہمیں خیر امت کے درجے پر فائز کیا۔اور سب سے کامل، مکمل اور اکمل درود و سلام ہو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت احمد مختار، نبی تاجدار، صاحب لولاک، سیاح لامکاں، صاحب الم نشرح ﷺ پر جن کی بدولت ہمیں ایمان جیسی بیش بہا نعمت نصیب ہوئی اور ظلمت و تاریکی اور پلیدگی سے نجات حاصل ہوئی۔اور جن کے وسیلے سے اللہ رب العزت کا پاک کلام ہمیں ملا جو علم وعرفان، حکمت و دانائی، فصاحت و بلاغت بلکہ جملہ فضائل و کمالات میں اپنی مثال آپ ہے۔

محترم قارئین۔قرآن پاک چونکہ اللہ عزوجل کا کلام ہے۔اس لئے اس میں ایسے ایسے علوم و معارف مضمر ہیں جنہیں صرف وہی شخص حاصل کرسکتا ہے جس کو اللہ عزوجل نے استخراج، استنباط، دقت نظر اور علم وعرفان کی دولت سے نوازا ہو۔اگر ہم قرآن پاک پر نظر ڈالیں تو اس میں ہمیں ہر شئی کا بیان ملے

گا اور بیان بھی کیسا روشن اور واضح جیسا کہ خود قرآن مجید نے بیان کیا۔

و نزلنا علیک الکتاب تبیاناًلکل شیء(النحل).

اور ہم نے تم پر قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔(النحل ۸۹)۔

کسی بھی علم کی اگر بات کی جائے تو اس کا بیان قرآن پاک میں موجود ہے۔علم الاجسام ہو یا علم الاقوام،علم الادیان ہو یا علم الابدان،طبیعیات ہو یا فلکیات،تاریخ ہو یا جغرافیہ غرض ہر ایک کا علم قرآن پاک میں موجود ہے۔اگر قرآن کریم کی تفاسیر کا بیان کیا جائے تو جس مفسر نے جو طریقہ تفسیر لکھنے کا اختیار کیا تو اسے بھی قرآن پاک سے وہ علوم اور معارف حاصل ہوئے جسکی اس مفسر کو ضرورت تھی۔کسی نے تفسیر عالمانہ لکھی تو کسی نے صوفیانہ،کسی نے فقہی مسائل کے طریقے پر تفسیر لکھی تو کسی نے احادیث مبارکہ اور آثار کے رنگ کو غالب رکھا۔

کسی کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاتا ہے کہ اس کا مصنف کون ہے اور کس موضوع پر کتاب لکھی گئی ہے۔مگر جب کتاب قرآن کریم ہو اور جو اللہ عزوجل کا کلام ہے تو آپ خود اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کس قدر فیوضات اور برکات اس کے پڑھنے سے حاصل ہونگی۔اور پڑھنے اور سمجھنے والے پر کیسے کیسے علوم اور معارف منکشف ہونگے۔انھیں فضائل کے پیش نظر علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فضائل قرآن پر بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔چونکہ ہر آدمی کی رسائی ان کتب تک نہیں ہو پاتی۔اسلئے میں نے

بھی اس موضوع پر کتاب لکھنا مناسب سمجھا تا کہ عام پڑھے لکھے لوگوں کو یہ کتاب بآسانی میسر ہو جائے اور وہ اس سے مستفید ہو جائیں۔جن کتب تک میری رسائی ممکن ہوئی انہی کتب سے خوشہ چینی کر کے میں نے یہ کتاب مرتب کی ہے اور اس کا نام بہ تجویز استاد **"ا لکلام المفید فی فضائل القرآن المجید "** رکھا ہے۔

اندازِ تحریر

یہ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے۔پہلے باب میں ایک پلید وعنید ،متمرد ومتشدد، مکار وعیار، ذلیل ورذیل یہودی انیس شوروش کی کتاب (الفرقان الحق) کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے جسے اس سرکش اور کینہ پرور نے امت مسلمہ کی بغض وعناد کی بناء پر لکھا ہے۔جبکہ دوسرا باب فضائل قرآن پر مشتمل ہے۔اس باب میں پہلے آیات قرآن سے قرآن کے فضائل بیان کئے گئے ہیں ۔اور پھر احادیث مبارکہ سے بھی فضائل قرآن پر گفتگو کی گئی ہے۔

تیسرے باب میں قرآن پاک پڑھنے کے مسائل بیان کئے جائیں گے۔اس میں بیرون نماز اور اندرون نماز دونوں کے مسائل کا ذکر ''بہار شریعت'' کے حوالے سے کیا گیا ہے۔پھر چوتھے باب میں مختصراً تلاوت کے آداب بیان کئے جائیں گے۔

اخیر میں سب مسلمانوں سے گذارش ہے کہ اپنے بچوں کو قرآن کی تعلیم دیجئے ۔اسی میں حقیقی کامیابی

پنہاں ہے۔اسی میں آپ کی،آپ کے اولاد کی اور ہم سب کی کامیابی وکامرانی ہے۔آج کے اس مادی دور میں ہم اسلامی تعلیم سے گریز کررہے ہیں ۔ہم نے مغربیت اپنا رکھی ہے۔ہم سمجھتے ہیں کہ اسی میں کامیابی ہے۔نہیں مغربیت میں کوئی کامیابی نہیں ہے۔علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے کہا تھا کہ سورج نے مجھے یہ پیغام دیا کہ جو مشرق کے ساتھ رہا اسی نے عروج پایا،اسی کو بلندی نصیب ہوئی اور جس نے مغرب کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا وہ انحطاط کا شکار ہوگیا۔وہ زوال پزیر ہوگیا۔

اے میرے پیارے بھائیوں ! آج کفار رات دن اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ کس طرح مسلمانوں کو دین سے دور کیا جائے،کس طرح ان کو دنیا کی لذتوں اور آسائشوں میں ڈوبو دیا جائے۔کیونکہ ان کو یہ معلوم ہے کہ جب تک مسلمان اسلام سے وابستہ ہے،کامیابی اس کا مقدر ہے۔

اسلئے آپ سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو،خود کو دین سے جوڑے رکھیں اور اسلامی تعلیم حاصل کریں اور بنیادی عقائد کسی مستند اہل سنت عالم سے سیکھیں اور فرائض علوم بھی حاصل کریں اور خود کو دین کے کام اور ترویج واشاعت میں منہمک رکھیں۔اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ میری اس سعی کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو شرف قبولیت عطا کرے اور مجھ گنہگار،نکمے کی بے حساب مغفرت فرمائے اور پیارے کریم آقا ﷺ کا دیدار اور پڑوس نصیب کرے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ ۔

میں مناظر اہل سنت خلیفۂ حضور تاج الشریعہ حضرت مولانا مفتی محمد اختر رضا مصباحی مجددی دامت فیوضہم کا بے حد ممنون ومشکور ہوں کہ انہوں نے اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود اس کتاب کی تصحیح فرمائی اور

راقم کی حوصلہ افزائی بھی کی ۔اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ مفتی صاحب کے علم وعمل میں برکت عطا کرے اورانہیں خیر دارین عطا کریں۔آخر میں میں اپنے برادر اصغر جناب منیر احمد شیخ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے یہ کتاب کمپوزنگ کرتے وقت بہت مدد کی ۔اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ میرے برادر اصغر کی یہ محنت قبول فرمائے اورانہیں جزائے خیر عطا کرے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ ۔

فقیر سراپا تقصیر

اویس احمد شیخ

گر قبول افتد زہے عز و شرف

☆☆☆

﴿باب اول﴾

''الفرقان الحق''

نامی امریکی قرآن کا جائزہ

''الفرقان الحق'' کی عدم دستیابی کی وجہ سے اور اس مضمون کی حساسیت کوملحوظ خاطر رکھتے ہوئے راقم نے یہ سارا مضمون من وعن، حرف بہ حرف اور لفظ بہ لفظ ایک کتاب مسمیٰ بہ (قرآن ایک عظیم معجزہ) مصنفہ ''ابو محمد مخدوم زادہ'' سے نقل کیا ہے۔

مصنف لکھتے ہیں: '' کچھ عرصہ قبل امریکہ سے''الفرقان الحق'' نامی ایک کتاب شائع ہوئی جس کو اکیسویں صدی کا قرآن قرار دیا گیا ہے۔اور اس کی نشرواشاعت پوری تندہی کے ساتھ تا حال جاری ہے۔اس کتاب کا مصنف ڈاکٹر انیس شوروش **ANIS SHORROSH** ہے جو خود کو''الصفی ،المہدی،مہدی منتظر'' جیسے القاب سے ملقب کرتا ہے۔انیس شوروش کا اصل نام پہلی مرتبہ *AMAZON* نامی انٹرنیٹ سائٹ پر دیکھا گیا۔انیس شوروش فلسطین میں پیدا ہوا،یعنی اصلاً فلسطینی عربی ہے۔

انیس شوروش نے ایک کتاب ***''An Islamic Revealed, Christian Arabic views of Islam''***

تالیف کی اور اس کتاب کے متعلق کہا کہ یہ لوگوں کو اس بات سے آگاہ کرنے کے لئے کافی ہے کہ اسلام غلط عقائد پر مشتمل، دہشت گردی کا دین ہے جو لوگوں کو جھگڑے، قتال اور خون بہانے کی طرف مدعو کرتا ہے کیونکہ اس کا اولین مصدر یہی قرآن ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ قرآن کو "الفرقان الحق" سے بدل لیں۔ شوروش کے الفاظ ہیں کہ:

"قرآنی اجود، کتبته بالعربیه الجیدة و ترجم الی اللغته الانجیلیزیه الجیدة"

شوروش اپنی کتاب "الفرقان الحق" میں قارئین کی حمایت حاصل کرنے کے لئے خود کو ایک مظلوم خاندان کا فرد ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "اس کے والد اور چچازاد کی اسرائیل میں مسلمانوں کے ہاتھوں ہلاکت نے اس کو **1976** میں اردن کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا۔ الفرقان الحق کا سبب تالیف بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ مسلمانوں سے محبت اور ان کے فائدے کی خاطر اس کتاب کو اپنی سابقہ کتاب "کشف حقیقتہ الاسلام" کے تتمہ کے طور پر شائع کر رہا ہوں۔ اسرائیلی تھنک ٹینک نے شوروش کا مقالہ "الاسلام یستهدف امریکا فی مخطط یمتد عشرین عاماً" بھی شائع کیا ہے۔ اس مقالہ میں اپنی کتاب "الفرقان الحق" کی اہمیت اس طرح بیان کی ہے کہ "تاکہ مسلمانوں کے قرآن کو ہر لحاظ سے چیلنج کیا جا سکے۔ اس کے جوہر، اسلوب، لغت اور مشتملات و محتویات غرض ہر لحاظ سے اسلامی قرآن کے مقابل یہی کتاب ہے۔

شوروش اپنے تعارف میں مزید لکھتا ہے کہ وہ آکسفورڈ یونیورسٹی کی سٹڈی کونسل کا ممبر بھی رہا اور 76 سے زائد ممالک کے دورے بھی کئے۔ وہ غیر مسلم حلقوں میں حقیقت اسلام کو منکشف کرنے کا متخصص قلمکار مانا جاتا ہے۔ شوروش کے خیال میں قرآن انسانیت کو ۱۴۰۰ برس سے چیلنج کر رہا ہے کہ کوئی انسان اس جیسی کتاب تالیف کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا جو زمانہ کے مناسب حال اور تورات وانجیل کے مابین جمع وتطبیق کرتی ہو اور ادیان ثلاثہ یعنی عیسائیت، یہودیت اور اسلام کی تعلیمات کی جامع تفسیر ہو لیکن ''الفرقان الحق'' نے قرآن اور مسلمانوں کے چیلنج کو باطل کر دیا ہے۔ اس کے مطابق مسلمانوں کے نبی محمد ﷺ پر قرآن تئیس سال اترتا رہا۔ لیکن میں نے قرآن کو جاری کرنے میں سات سال سے زیادہ مستغرق نہیں رہا۔ یہ عربی اور انگریزی دونوں زبانوں میں مرقوم ہے۔ وہ مسلمانوں کے قرآن سے الفرقان الحق کا موازنہ کرتے ہوئے اسلامی قرآن میں ۱۰۰ سے زائد قواعد نحو ولغت کی غلطیوں کا دعویٰ کرتا ہے۔ اسی طرح قرآن مجید کو چند مبہم اور غیر واضح نکات پر مشتمل ایک دستاویز سے زیادہ سمجھنے کو تیار نظر نہیں آتا۔ اس کے برعکس اپنے خود ساختہ کلام کو واضح اور تفصیلی جزئیات کے ساتھ مالا مال ہونے کا دعویدار ہے۔ آمدہ سطور میں الفرقان الحق کا تعارف اور اس کی سورتوں اور مرکزی مضامین کی فہرست پیش کرتے ہیں۔

نام: الفرقان الحق

صفحات کی تعداد: ۳۶۶

صفحہ سائز: ۱۵ × ۲۰

سورتوں کی تعداد: مقدمہ، بسملہ اور خاتمہ کے علاوہ 77 سورتیں۔ اس متعفن تصنیف کی ہر سورۃ کی

آیات کی تعداد ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے برابر ہے جبکہ ہر سورۃ کو بتکلف ٹھونس کر بھر دیا گیا ہے۔ذیل میں الفرقان الحق کے مشتملات ذکر کئے جاتے ہیں:

سورۃ نمبر	نام سورۃ	تعداد آیات	مرکزی مضامین
	البسملة	۷	تثلیث
۱	الفاتحه	۷	عظمت فرقان
۲	المحبه	۱۰	سلامتی کی دعوت
۳	النور	۷	عظمت فرقان اور اس پر ایمان کی دعوت
۴	السلام	۱۵	اشاعت اسلام بذریعہ تلوار،مشنری تبلیغ
۵	الایمان	۸	تحریف انجیل کے متعلق اسلامی تصور
۶	الحق	۱۰	عظمت فرقان اور رسالت کا انکار
۷	التوحید	۱۴	عقیدہ تثلیث کی دعوت
۸	المسیح	۲۷	انجیل کی صحت
۹	الصلب	۱۷	صلب مسیح کا اثبات
۱۰	الروح	۷	مسلمانوں کے نظریہ شہادت وجنت کا تمسخر

۱۱	الفرقان الحق	۲۷	عظمت فرقان وانجیل
۱۲	الثالوث	۳۱	تثلیث، اسماء حسنیٰ کا انکار
۱۳	الموعظة	۷	ترک جہاد اور رسول ﷺ کی کردار کشی
۱۴	الحواریون	۱۴	عیسائیت کی تبلیغ اور آپ ﷺ کی کردار کشی
۱۵	الاعجاز	۱۳	آپ ﷺ کی کردار کشی
۱۶	القدر	۱۱	عظمت فرقان اور ''لا نبی بعد عیسیٰ''
۱۷	المارقین	۱۵	مسلمانوں کی کردار کشی
۱۸	الاضحی	۱۰	عیسائیت کی تبلیغ اور اسلامی فلسفۂ قربانی کا تمسخر
۱۹	الاساطیر	۶	آپ ﷺ اور مسلمانوں کا تمسخر
۲۰	الجنة	۱۵	جنت کا تمسخر
۲۱	المحرضین	۱۶	رسول اللہ ﷺ کا تمسخر
۲۲	البهتان	۱۲	انجیل پر ایمان کی دعوت اور صحابہ کا تمسخر
۲۳	اليسر	۷	دین اسلام کا تمسخر

۲۴	الفقراء	۸	مسلمانوں پر سب وشتم
۲۵	الوحی	۱۸	عظمت فرقان اور مسلمانوں پر سب وشتم
۲۶	المومنین	۷	نصرانیت اور فرقان
۲۷	التوبة	۷	انجیل وفرقان پر ایمان
۲۸	الصلاح	۸	ولاء اور براء کی نفی اور ترک جہاد کی ترغیب
۲۹	الطهر	۱۳	تعداد ازواج، طلاق
۳۰	الغرانيق	۱۵	عورت کے متعلق شہادت
۳۱	العطاء	۱۴	قصاص و جہاد۔۔۔۔۔۔۔اشاعت اسلام بذریعہ تلوار
۳۲	النساء	۱۶	اسلام میں عورت کا استحصال کا ثبوت
۳۳	الزواج	۷	تعداد ازدواج کا جرم اور طلاق
۳۴	الطلاق	۱۲	طلاق اور رسول اللہ ﷺ کا تمسخر
۳۵	الزنا	۱۳	تعدد زوجات
۳۶	المائدہ	۵	عیسائیت کی تبلیغ

۳۷	المعجزات	۸	معجزات کے ذریعہ فرقان کی تائید
۳۸	المنافقين	۱۷	اللہ عزوجل کا تمسخر
۳۹	القتل	۱۵	اشاعت اسلام بذریعہ تلوار
۴۰	الجزيه	۱۴	قتال کی حرمت۔۔۔۔۔۔۔۔جزیہ
۴۱	الافك	۱۸	عیسائیت کی تبلیغ۔۔۔اشاعت اسلام بذریعہ تلوار
۴۲	الضالين	۹	تثلیث۔۔۔۔جنت وشہداء کا تمسخر
۴۳	الاخاء	۱۵	تعلیمات اسلامی کا تمسخر۔۔۔انجیل پر ایمان کی دعوت
۴۴	المهتدين	۸	اسلام اور اہل اسلام کا تمسخر۔۔قصاص۔تنصیر
۴۵	الطوبیٰ	۱۴	عیسائیت کی تبلیغ
۴۶	الاولياء	۱۲	مفہوم شہادت کا تمسخر۔۔۔عظمت فرقان
۴۷	اقراء	۱۴	اسماء حسنیٰ کا تمسخر
۴۸	الكافرين	۱۲	عیسائیت کی تبلیغ اور مسلمانوں کی تحقیر
۴۹	الخاتم	۱۴	مسلمانوں کی کردارکشی۔۔عظمت فرقان

۵۰	الاصرار	۱۱	اسلام اور جنت کا تمسخر
۵۱	التنزيل	۸	فرقان اور انجیل کی عظمت
۵۲	الصيام	۹	اسلام میں عبادات کا تصور اوران کا تمسخر
۵۳	الكنز	۶	انجیل پر ایمان کی دعوت
۵۴	الانبياء	۱۸	رسول اللہ ﷺ پر سب وشتم ۔۔۔۔لا نبی بعد عیسیٰ علیہ السلام
۵۵	الماكرين	۱۸	رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی تحقیر
۵۶	الاممين	۱۲	رسول اللہ ﷺ اور اصحاب رسول ﷺ کی تحقیر
۵۷	المفترين	۷	رسول ﷺ اوراہل اسلام کا تمسخر
۵۸	الصلاة	۱۰	نماز اور نمازیوں کا تمسخر
۵۹	الملوك	۸	تصور الٰہ کا تمسخر ۔۔۔۔اشاعت اسلام بذریعہ تلوار
۶۰	الطاغوت	۱۲	رسول ﷺ اوراسلام کا تمسخر ۔۔قصاص
۶۱	النسخ	۱۴	نسخ فی القرآن ۔۔۔۔قرآن غیر معجز ہے

۶۲	الرعاۃ	۶	اسلام اور مسلمانوں کا تمسخر
۶۳	الشہادۃ	۷	رسول ﷺ کی تحقیر
۶۴	الھدی	۱۱	رسول ﷺ اور مسلمانوں کا تمسخر
۶۵	الانجیل	۶	عظمت انجیل ـــ مسلمانوں کی تحقیر
۶۶	المشرکین	۳۰	رسول ﷺ کی نافرمانی واجب ہے
۶۷	الحکم	۱۴	عظمت انجیل ـــ قصاص
۶۸	الوعید	۷	رسول ﷺ اور مسلمانوں کی تحقیر
۶۹	الکبائر	۱۵	اسلامی تصور جنت کی تحقیر
۷۰	التحریف	۸	عظمت انجیل وفرقان
۷۱	العاملین	۱۳	اسلام سے بیزاری کی دعوت
۷۲	الالاء	۱۰	تعلیمات اسلامی کی تحقیر
۷۳	المحاجۃ	۸	مشنری کی تعلیم
۷۴	المیزان	۱۳	اسلام کی تحقیر ـ تعدد ازدواج ـ طلاق
۷۵	القبس	۸	مشنری تعلیم

٧٦	الاسماء	٢٥	اسماء حسنٰی کا انکار
٧٧	الشهيد	٨	مئولف قرآن کو (شاید یہاں پر فرقان ہے) قتل کرنے کی مسلمانوں کی سازش

ولید رباح مدیر اعلیٰ ''صوت العربیہ'' بیان کرتے ہیں کہ میں نے امریکی قرآن کی سورۃ فاتحہ دیکھی اور کتاب بند کرتے ہوئے دل میں سوچا کی یہ کون سا مہدی ہے جس کو عربی زبان کے اصول وابجد کا ہی علم نہیں، تو میں اس کے لطیفہ پر کیوں نہیں ہنستا؟ میں نے فوراً قرآن مجید فرقان حمید کھولا اور سورۃ فاتحہ کو پوری دلجمعی سے پڑھا تو زندہ ومردہ کا فرق واضح ہوگیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ میرا خیال اچانک مسلیمہ کذاب کی طرف چلا گیا کہ وہ کذاب ہونے کے باوجود اس فرقان امریکی سے بدرجہا عربی زبان سے واقف تھا لیکن پھر بھی اس قابل نہ تھا کہ قرآن کا مقابل تیار کر سکے۔

کتاب مذکور میں تناقضات:۔

۱/ شوروش کی اس کتاب میں جابجا متناقضات ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

لو كان من عند غير الله لوجدو فيه اختلافاً كثيرا

چونکہ یہودیوں کے نزدیک بنی اسرائیل کے بعد کسی نبی یا رسول کا آنا ممکن نہیں جیسا کہ شوروش ''الفرقان الحق'' کی سورۃ انبیاء میں کہتا ہے:

”ما بشرنا بنی اسرائیل برسول یاتی من بعد کلمتا وماعساہ ان یقول بعد ان قلنا کلمة الحق و انزلنا سنة الکمال“

تو اس دعویٰ کے پیش نظر وہ دراصل عیسائیت کی بھی تنکیر کر رہا ہے۔ جبکہ دوسری طرف وہ اپنی کتاب میں ”یشوع، الاناشید لسلیمان، انجیل متی، انجیل مرقس، رؤیا القدس یوحنا“ جیسے الفاظ بھی استعمال کرتا ہے۔

۲/ شوروش کا بنایا ہوا قرآن عربی زبان میں ہے اور یہ اصول ہے کہ ”ما من نبی ارسل الا بلسان قومہ“ تو یہ ”الفرقان الحق“ کس طرح عربی زبان میں نازل ہو گیا؟ کیونکہ یہودی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ حضرت ہاجرہ سلام اللہ علیہا کو نعوذ باللہ غلام اور باندی کہتے ہیں بایں وجہ اس نسل سے نبوت نہیں چل سکتی۔ کیونکہ بنی اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام جبکہ اہل عرب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہیں تو الفرقان الحق کس طرح اہل عرب کے لئے نازل ہو سکتا ہے۔

۳/ امریکی قرآن کی سورہ الکبائر کی آیت ۹ کے الفاظ ہیں کہ ”مومنین منافقین“ ایک انسان مومن ہونے کے ساتھ کس طرح منافق ہو سکتا ہے؟

۴/ جیسا کہ ظاہر ہے کہ شوروش نے بہت سی قرآنی آیات کا سرقہ کیا ہے تو جب اس کے بقول مسلمانوں کا قرآن (نعوذ باللہ) باطل ہے تو اس نے کیوں اس کی آیات کا سرقہ کیا۔ جیسا کہ وہ کہتا ہے:

" و من يبتغ غير الانجيل و الفرقان كتاب فلن يقبل منه" اس کے علاوہ بھی سینکڑوں تضادات ''الفرقان الحق''میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔

جامعہ از ہر مصر کا موقف:-

جامعہ از ہر کے رئیس ڈاکٹر سید طنطاوی نے شرعی طور پر اس جھوٹے نسخے کی اشاعت کو حرام اور کفر قرار دیا۔ان کے الفاظ ہیں:

''يحب الرد على ذالك و تنبيه كلى ان هذا المولف لا اساس له من الصحة و تجب مصادرة ـــــــــــــان حكم من يوزع قرآناً من ورا خاصة اذا كان يعلم حقيقة و يتعمد توزيعه و يقصد ردالناس عن الحق و استدراجهم الى الباطل فعمله هذا اعند ئز والعياذ بالله هو خروج عن الاسلام بل هو الكفر بعينه و من يفعل بذالك يكون محارباً للاسلام"

مجمع البحوث الاسلامی کی ایک قرار داد کے مطابق اسے شوروش کا انتقامی فعل قرار دیا گیا جو اس نے احمد دیدات مرحوم سے مناظرہ میں شکست کے نتیجہ میں انجام دیا ہے اور یہ کہ شوروش اسلام کی تحقیر کرنے پر مستوجب سزا ہے۔''(مصنف ابو محمد مخدوم زادہ کا کلام ختم ہوا)۔

انیس شوروش کی کتاب ''الفرقان الحق'' کے پڑھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس نے صرف اسلام دشمنی اور بغض کی بناء پر یہ کتاب تالیف کی ہے۔اس کا دعویٰ ہے کہ قرآن غیر معجز، مبہم اور غیر واضح ہے اور اس کی کتاب الفرقان الحق واضح اور تفصیلی جزئیات کے ساتھ مالا مال ہے۔اگر اس کی کتاب کا مطالعہ کیا جائے تو

اس کا یہ دعویٰ ھباءً منثورا ہوتا ہے۔ایک تو اس نے سرقہ بازی سے کام لیا ہے اور دین اسلام کی تمام عبادات کا تمسخر کیا ہے اور عیسائیت کی فروغ کی ہے جو کہ اس کا اصل مقصد و مدعا ہے۔اس کتاب میں اس نے نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کی کردار کشی کی ہے۔اس کتاب میں اس نے جا بجا یہ لکھا ہے کہ اسلام بذریعہ تلوار پھیلا ہے اور اسلام دہشت گردی کا دین ہے۔اور اس کا کہنا کہ میں نے قرآن کا مثل کلام پیش کیا ہے دراصل یہ ایک ایسی بات ہے کہ اگر نبی کریم ﷺ کے زمانہ کے کفار اس کی اس کتاب کو پڑھتے تو شاید وہ بھی ہنس ہنس کے مر جاتے۔جب عرب کے فصحاء اور بلغاء اس کا مثل لانے سے عاجز آ گئے تو پھر اس کافر و فاجر اور البغض و متمرد کی کیا اوقات کہ قرآن کا مثل کلام پیش کرنے کا دعویٰ کرے۔

آخر میں گزارش ہے کہ اپنے بچوں اور خود کو قرآن کی تعلیم دیجئے اور دین اسلام کے کاموں میں منہمک رہیے۔یہ بات بخوبی ذہن نشین کر لیں کہ کفار رات دن اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ کس طرح مسلمانوں کو ان کی دین سے بیزار کرے اور کیسے ان کو دنیا کی چکا چوند میں محو کر دے۔دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کیجئے جو کہ لابدی ہے۔

☆☆☆

﴿باب دوم﴾

فضائل القرآن

﴿الآیات القرآنیة﴾

۱/ ذٰلک الکتٰب لاریب فیه هدی للمتقین(البقره).

''وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں''۔

۲/ شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدی للناس و بینات من الهدی و الفرقان (البقره).

''رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں''۔

۳/ انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون(الحجر).

''بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں''۔

۴/ و ننزل من القرآن ما هو شفاء و رحمته للمومنین ولا یزید الظالمین الاخسارا(بنی اسرائیل).

''اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے''۔

۵/ و لقد یسرنا القراٰ ن للذکر فھل من مدکر(القمر).

''اور بے شک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کیلئے تو ہے کوئی یاد کرنے والا''۔

٦/ لو انزلنا ھذا القرآن علیٰ جبل لرایته خاشعاً متصدعاً من خشیته الله.و تلک الامثال نضربھا للناس لعلھم یتفکرون (الحشر).

''اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تو اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے اور یہ مثالیں لوگوں کے لئے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں''۔

۷/ افلا یتدبرون القرآن.ولو کان من عند غیر الله لوجدوا فیه اختلافاً کثیرا(النساء).

''تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں اور اگر وہ غیر خدا کے پاس سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے''۔

۸/ و نزلنا علیک الکتٰب تبیاناً لکل شیء(النحل).

''اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے''۔

۹/ ما فرطنا فی الکتٰب من شیء(انعام)۔

''ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا''۔

۱۰/ هذا بيان للناس وهدى وموعظة للمتقين(ال عمران)۔

''یہ لوگوں کو بتانا اور راہ دکھانا اور پرہیز گاروں کو نصیحت ہے''۔

ان آیات بینات کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ قرآن کریم میں کسی قسم کا شک نہیں ہے۔ یہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ کا کلام ہے، کسی انسان یا جن یا فرشتہ کا کلام نہیں ہے۔قرآن کی عظمت اس قدر وسیع ہے کہ اس جیسا دوسرا کوئی کلام پیش نہیں کیا جاسکتا جس کا اعتراف کفار نے بھی کیا تھا۔قرآن حضور نبی کریم ﷺ کا معجزۂ عظیم ہے۔ یہ متقین کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے۔ یہ ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے اور ظالموں کے لئے تو صرف نقصان میں ہی اضافہ کررہا ہے۔ یہ وہ عظیم کتاب ہے جس کی حفاظت خود اللہ تبارک وتعالیٰ کرتا ہے۔کوئی کتنی بھی کوشش کرے اس میں ایک حرف بھی تبدیل نہیں کرسکتا۔قرآن کریم میں ہر ایک چیز کا روشن بیان ہے۔کوئی خشک وتر نہیں جس کا بیان قرآن میں موجود نہ ہو۔جتنی اس کی تلاوت کی جائے یہ پرانی نہیں ہوتی۔ ہر وقت نئے نئے علوم منکشف کرتی ہیں۔امام خازن رحمتہ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ سے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ وہ آپ ﷺ پر ایسی کتاب نازل فرمائے گا جس کو نہ تو پانی مٹا سکے گا نہ ہی وہ بار بار کی تلاوت سے پرانی ہوگی، پھر جب اللہ عزوجل نے (اپنے حضور ﷺ) پر قرآن کریم کو نازل کیا تو ارشاد فرمایا: (هـــذا) ذالك الكتاب (الذی وعدتک به) یعنی (یہ) وہ کتاب ہے (جس کا میں نے آپ ﷺ سے وعدہ فرمایا تھا)۔

ہم کس قدر خوش نصیب ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں نبی کریم ﷺ کا امتی بنایا کہ جن پر اللہ عزوجل نے اپنا کلام نازل فرمایا۔تو پھر ہم اس نبی ﷺ پر کیوں نہ قربان ہوجائیں جن کی بدولت ہمیں یہ نعمت عظمیٰ عطا ہوئی۔لاکھوں کروڑوں درود وسلام ہو ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر،ان کی اٰل واصحاب پر رضی اللہ عنہم اجمعین۔

الاحادیث النبویة ﷺ

۱۔حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:اس (مومن) کی مثال جوقرآن کریم پڑھتا ہے سنترے جیسی ہے کہ ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی۔اور جو(مومن) قرآن مجید نہ پڑھے وہ کھجور کے مانند ہے کہ اس کا ذائقہ اچھا لیکن خوشبو نہیں ہوتی اور جو بدعمل قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے وہ ریحانہ کی طرح ہے کہ خوشبو تو اچھی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور اس بدعمل کی مثال جوقرآن مجید نہ پڑھے اندرائن (تما) جیسی ہے کہ ذائقہ کڑوا اور خوشبو بھی اس میں نہیں۔(بخاری شریف،ج۳،ح۱۲)۔

۲۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جوقرآن کریم سیکھے اور سکھائے۔(بخاری شریف،ج۳،ح۱۹)۔

۳۔حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے افضل وہ شخص ہے جو قرآن کریم خود سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔(بخاری شریف، ج۳، ح۲۰)۔

۴۔سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جو شخص قرآن کا علم حاصل کرے اور اس میں مہارت حاصل کرے تو وہ معزز، بزرگ سفیروں کے ہمراہ ہوگا اور جو شخص اس کا علم حاصل کرے اور اسے اس میں مشکل پیش آئے اسے دوگنا اجر ملے گا۔(سنن دارمی، ج۲، ح۳۴۰۲)۔

۵۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے دل میں قرآن موجود نہ ہو اس کی مثال ویران گھر کی سی ہے۔(سنن دارمی، ج۲، ح۳۳۴۰)۔

۶۔حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر قرآن مجید کو کسی چمڑے میں رکھا جائے اور پھر اسے آگ میں ڈال دیا جائے تو وہ جلے گا نہیں۔ (سنن دارمی، ج۲، ح۳۳۴۴)۔

۷۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا کوئی شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر آئے تو وہاں تین موٹی تازہ حاملہ اونٹنیاں پائے۔لوگوں نے جواب دیا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن پاک کی تین آیات پڑھنا تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے۔(سنن دارمی، ج۲، ح۳۳۴۸)۔

۸۔حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں میں سے بعض

اللہ والے بھی ہوتے ہیں۔عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ !وہ کون لوگ ہیں،آپ ﷺ نے فرمایا قرآن پڑھنے والے۔(سنن دارمی، ج۲، ح۳۳۶۰)۔

۹۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کی نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے: جوشخص قرآن کی تلاوت کی وجہ سے مجھ سے کچھ مانگ نہ سکے اور میرا ذکر نہ کر سکے میں اسے مانگنے والوں کے ثواب میں سب سے افضل ثواب عطا کرتا ہوں اور اللہ کے کلام کو باقی تمام کلاموں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر حاصل ہے۔(سنن دارمی، ج۲، ح۳۳۹۰)۔

۱۰۔حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قرآن اللہ تعالیٰ کے نزدیک آسمانوں اور زمین اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہے۔(سنن دارمی، ج ۲، ح۳۳۹۲)۔

۱۱۔حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جوشخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھتا ہے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔میں نہیں کہتا کہ الم ذالک الکتاب کے بارے میں۔لیکن یوں کہتا ہوں کہ حروف مقطعات میں سے الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔(مصنف ابن ابی شیبہ، ج۸، ح۳۰۵۵۳)

۱۲۔حضرت حسن رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: کبھی فاقہ نہیں ہوگا اس بندے کو جو قرآن پڑھتا ہے، اور نہ اس کے بعد کبھی اس کو ایسا غنا نصیب ہوگا۔(مصنف ابن ابی

شیبہ، ج۸، ح۳۰۵۷۴)۔

۱۳۔حضرت عبداللہ بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھتا ہے وہ نبوت کو اپنے دائیں بائیں قریب کر لیتا ہے تاہم اس کی طرف وحی نہیں آتی (یعنی درجہ نبوت کے قریب پہنچ جاتا ہے) قرآن پڑھنے والے کو یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کے سینے میں قرآن ہو اور وہ بحث کرنے والوں کے ساتھ بحث کرنے لگ جائے اور جاہلوں کے ساتھ جاہل بن جائے۔(المستدرک، ج۲، ح۲۰۲۸)۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمتہ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

۱۴۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صاحب قرآن، قیامت کے دن جب آئے گا تو قرآن کہے گا: اے میرے رب! اس کو قیمتی لباس پہنا تو اس کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا، قرآن پھر کہے گا: اے میرے رب! اس کی عزت میں اضافہ فرما، اے میرے رب! اس کو راضی فرما۔ تو اس کو راضی کیا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجوں میں چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے اس کے مدارج میں اضافہ ہوتا جائے گا۔(المستدرک، ج۲، ح۲۰۲۹)۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمتہ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں

کیا۔

۱۵۔حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن صاحب قرآن سے کہا جائے گا: قرآن کی تلاوت کرتا جا اور درجوں میں چڑھتا جا اور جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر قرآن کریم پڑھتا تھا، اسی طرح پڑھ کیونکہ جہاں تک تو آخری آیت کی تلاوت کے وقت پہنچے گا وہی تیری منزل ہوگی۔(المستدرک، ج۲، ح۲۰۳۰)۔

۱۶۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بلند آواز سے قرآن کی تلاوت کرتا ہے، وہ اس شخص کی طرح ہے جو ظاہر میں صدقہ دیتا ہے اور جو شخص آہستہ آواز سے تلاوت کرتا ہے وہ اس آدمی کی طرح ہے جو چھپ کر صدقہ کرتا ہے۔

(المستدرک، ج۲، ح۲۰۳۸)۔

یہ حدیث امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

۱۷۔حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں (تحفہ) لے جانے کے لئے تمہارے پاس قرآن سے افضل کوئی چیز نہیں ہے۔

(المستدرک، ج۲، ح۲۰۳۹)۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمتہ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں

کیا۔

۱۸۔حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک رات میں کم از کم دس آیتیں تلاوت کرتا ہے اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جاتا اور جو شخص (ایک رات میں کم از کم) ایک سو آیتیں تلاوت کرتا ہے اس کا نام اطاعت گزاروں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ (المستدرک، ج۲، ح۲۰۴۲)۔

۱۹۔حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن قرآن کریم ایک نوجوان آدمی کی صورت میں آئے گا اور اپنے قاری سے کہے گا: میں ہوں وہ، جس نے تجھے راتوں میں جگائے رکھا اور تجھے دن میں پیاسا رکھا۔(المستدرک، ج ۲، ح ۲۰۴۳)۔

یہ حدیث امام مسلم رحمتہ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

۲۰۔حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن دونوں انسان کی شفاعت کریں گے۔روزہ کہے گا: یا اللہ! میں نے اس کو دن میں کھانے پینے اور شہوت سے روکے رکھا، اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔اور قرآن کہے گا: میں نے اس کو رات میں سونے سے روکے رکھا اور ان دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی۔(المستدرک، ج۲، ح۲۰۳۶)۔

یہ حدیث امام مسلم رحمتہ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

۲۱۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص سورۃ الکہف پڑھ رہا تھا، درآں حالیکہ اس کے پاس ایک گھوڑا دو لمبی رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔اچانک اس گھوڑے کو ایک بادل نے ڈھانپ لیا اور وہ بادل اس کے گرد گھومنے اور بتدریج اس کے قریب ہونے لگا اور اس کا گھوڑا بدکنے لگا، صبح کو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس واقعہ کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سکینہ ہے جو قرآن مجید کی برکت سے نازل ہوئی۔(صحیح مسلم، ج۱، ح۱۸۵۳)۔

علامہ غلام رسول سعیدی رحمتہ اللہ اس حدیث کے فوائد میں لکھتے ہیں کہ (سکینہ) اللہ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے جس کی وجہ سے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور اس کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں۔

۲۲۔حضرت سہل بن معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن مجید پڑھے اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل بھی کرے قیامت کے دن اس کے والدین کو اللہ تعالیٰ تاج پہنائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ خوبصورت ہوگی دنیا کے گھروں میں، بالفرض اگر وہ گھروں میں ہو پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص کے بارے میں جو اس کے ساتھ عمل کرے۔(شعب الایمان ،ج۲ ح۱۹۴۸)۔

۲۳۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن مجید

جوانی کی عمر میں پڑھ لیا اللہ تعالیٰ قرآن کو اس کے خون اور گوشت میں پیوست کردے گا۔(شعب الایمان، ج۲، ح۱۹۵۰)۔

۲۴۔سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ گھر جس میں قرآن پڑھا جاتا ہے اس کو اہل آسمان ایسے دیکھتے ہیں جیسے ستاروں کو اہل زمین دیکھتے ہیں ۔(شعب الایمان ،ج ۲ ح۱۹۸۲)۔

۲۵۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن کی ایک آیت پڑھے اس کے لئے جنت میں ایک درجہ ہوگا اور چراغ اور روشنی ہوگی۔(شعب الایمان، ج۲، ح۲۰۰۱)۔

۲۶۔حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کی افضل عبادت قرآن مجید کی تلاوت ہے۔(شعب الایمان، ج۲، ح۲۰۲۵)۔

۲۷۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حافظ قرآن کی مثال اس اونٹ جیسی ہے جس کو باندھا گیا ہو۔جب وہ اس کی نگہداشت کرتا ہے تو اسے روکے رکھتا ہے اور جب وہ اسے چھوڑ دیتا ہے تو وہ دور بھاگ جاتا ہے۔(سنن نسائی، ج۱، ح۹۴۲)۔

۲۸۔حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی کے لئے یہ کتنی بری

بات ہے کہ وہ کہے: میں یہ یہ آیت بھول گیا ہوں بلکہ اسے بھلایا گیا ہے۔قرآن کو یاد کیا کرو۔یہ لوگوں کے سینوں سے اس جانور سے بھی تیزی سے نکلتا ہے جس کے پاؤں سے رسی کھول دی گئی ہو۔(سنن نسائی، ج۱، ح۹۴۳)۔

۲۹۔حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: یہ قرآن اللہ کا دسترخوان ہے جو اس میں آجائے گا وہ امن میں آجائے گا۔(سنن دارمی، ج ۲ ح ۳۳۵۶)۔

۳۰۔حضرت شعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے قیامت کے دن قرآن آئے گا اور اپنے پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرے گا۔قرآن اس شخص کے لئے جنت کی طرف لے جانے والا راہنما ہوگا اور کسی شخص کے خلاف بھی گواہی دے گا اور ایسے شخص کو قرآن کھینچ کر جہنم کی طرف لے جائے گا۔(سنن دارمی، ج۲ ح۳۳۵۹)۔

۳۱۔عبید بن حسنین جو زید بن خطاب کا غلام تھا، سے روایت مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آیا۔آپ ﷺ نے ایک آدمی کو سورۃ الاخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ ! کیا چیز واجب ہوگئی؟ فرمایا: جنت۔(سنن نسائی، ج۱ ح۹۸۳)۔

۳۲۔حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ آیات ہیں جو

آج رات مجھ پر نازل ہوئی ہیں ان کی مثل کوئی چیز نہیں دیکھی گئی: **قل اعوذ برب الفلق** اور **قل اعوذ برب الناس**۔ (سنن نسائی، ج ا ح ۹۴۴)۔

۳۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا سورۃ الاخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔

امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے۔ (ترمذی شریف، ج ۲، ح ۸۱۱)۔

۳۴۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی دو رکعت نماز کو جس غور سے سنتا ہے (توجہ کرتا) ہے اس سے زیادہ غور سے کسی اور چیز کو نہیں سنتا۔ نیکی انسان کے سر پر سایہ فگن رہتی ہے جب تک وہ نماز میں مصروف رہے اور بندہ قرآن سے فارغ ہوتے اللہ تعالیٰ کے جس قدر قریب ہوتا ہے اتنا اور کسی وقت نہیں ہوتا۔

امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابن مبارک نے بکر بن خنیس کے بارے میں کلام کیا اور آخر میں اسے ترک کر دیا۔ (ترمذی شریف، ج ۲ ح ۸۲۴)۔

۳۵۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ آرام فرما ہونے سے قبل مسبّحات (وہ سورتیں جن کے شروع میں سبح یسبح اور سبحان کے الفاظ ہیں) پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیات سے بہتر ہے۔ (یہ حدیث غریب

ہے)۔(ترمذی شریف، ج۲ح ۸۳۲)۔

۳۶۔حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے: اسی اثنا میں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت جبرئیل امین علیہ السلام موجود تھے، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنے اوپر آواز سنی۔حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی اور کہا: یہ آسمان کا دروازہ ہے جو کھولا گیا ہے جو آج تک نہیں کھولا گیا تھا۔اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا۔وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔عرض کی: آپ ﷺ کو دو نوروں کی بشارت ہو جو دونوں آپ ﷺ کو عطا کئے گئے جبکہ آپ ﷺ سے قبل کسی نبی کو عطا نہیں کئے گئے: سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ کی آخری آیات۔آپ ﷺ ان میں سے کسی حرف کو نہیں پڑھیں گے مگر وہ آپ ﷺ کو عطا کر دیا جائے گا۔(سنن نسائی، ج۱ح ۹۰۲)۔

۳۷۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کریم پڑھنے والے کی مثال اونٹ والے جیسی ہے، اگر باندھے گا تو رکا رہے گا اور کھول دے گا تو چلا جائے گا۔ (موطا امام مالک باب۴ ما جاء فی القرآن، ح ٦)۔

۳۸۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن میں ایک سورت ہے جس میں تیس آیات ہیں وہ اپنے پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرے گی حتیٰ کہ اس کی مغفرت کر دی جائے گی اور وہ **تبارک الذی بیدہ الملک** ہے۔(سنن ابن ماجہ شریف، ج۲ح

۱۵۸۱)۔

۳۹۔حضرت ابوسعید بن المعلٰی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کیا میں تجھے مسجد سے نکلنے سے پہلے وہ سورت نہ سکھا دوں جو قرآن میں سب سے بڑی سورت ہے۔ نبی کریم ﷺ جب مسجد سے باہر تشریف لے جانے لگے تو میں نے یاد دہانی کرائی تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ سورت الحمد ہے۔اور وہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔(سنن ابن ماجہ شریف، ج۲ ح۱۵۸۰)۔

۴۰۔ابوحسن مہاجر فرماتے ہیں: زیاد کے عہد حکومت میں ایک شخص کوفہ آیا۔ میں نے اسے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا اس نے یہ بتایا میرے گھٹنے نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں کو چھو رہے تھے۔آپ ﷺ نے ایک شخص کو سورۃ الکافرون پڑھتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص شرک سے بری ہو گیا پھر آپ ﷺ نے ایک شخص کو سورۃ الاخلاص پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا اس شخص کی بخشش ہو گئی۔(سنن دارمی۔ج۲ ح۳۴۶۰)۔

☆☆☆

﴿باب سوم﴾

فقہی مسائل

اس باب میں قرآن پڑھنے کے مسائل (اندرون نماز و بیرون نماز) (بہار شریعت) کے حوالہ سے بیان کئے جائیں گے۔

﴿مسائل قراءت اندرون نماز﴾

مسئلہ۱:- فجر و مغرب و عشا کی دو پہلی میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور وتر رمضان کی سب میں امام پر جہر واجب ہے اور مغرب کی تیسری اور عشا کی تیسری چوتھی یا ظہر و عصر کی تمام رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ۲:- جہر کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صف اول میں ہیں سن سکیں، یہ ادنیٰ درجہ ہے اور اعلیٰ کے لئے کوئی حد مقرر نہیں اور آہستہ یہ کہ خود سن سکے۔

مسئلہ۳:- اس طرح پڑھنا کہ فقط دو ایک آدمی جو اس کے قریب ہیں سُن سکیں، جہر نہیں بلکہ آہستہ ہے۔

مسئلہ۴: - حاجت سے زیادہ اس قدر بلند آواز سے پڑھنا کہ اپنے یا دوسرے کے لئے باعث تکلیف ہو، مکروہ ہے۔

مسئلہ۵: - آہستہ پڑھ رہا تھا کہ دوسرا شخص شامل ہو گیا تو جو باقی ہے اسے جہر سے پڑھے اور جو پڑھ چکا ہے اس کا اعادہ نہیں۔

مسئلہ۶: - ایک بڑی آیت جیسے آیت الکرسی یا آیت مداینہ اگر ایک رکعت میں اس میں کا بعض پڑھا اور دوسری میں بعض تو جائز ہے، جب کہ ہر رکعت میں جتنا پڑھا، بقدر تین آیت کے ہو۔

مسئلہ۷: - دن کے نوافل میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اور رات کے نوافل میں اختیار ہے اگر تنہا پڑھے اور جماعت سے رات کے نفل پڑھے، تو جہر واجب ہے۔

مسئلہ۸: - جہری نمازوں میں منفرد کو اختیار ہے اور افضل جہر ہے جب کہ ادا پڑھے اور جب قضا ہے تو آہستہ پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ۹: - جہری کی قضا اگر چہ دن میں ہو امام پر جہر واجب ہے اور سری کی قضا میں آہستہ پڑھنا واجب ہے، اگر چہ رات میں ادا کرے۔

مسئلہ۱۰: - چار رکعتی فرض کی پہلی دونوں رکعتوں میں سورت بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں پڑھنا واجب ہے اور ایک میں بھول گیا ہے، تو تیسری یا چوتھی میں پڑھے اور مغرب کی پہلی دونوں میں بھول گیا تو تیسری میں پڑھے اور ایک رکعت کی قراءت سورت جاتی رہی اور ان سب صورتوں میں فاتحہ کے

ساتھ پڑھے، جہری نماز ہو تو فاتحہ و سورت جہراً پڑھے، ورنہ آہستہ اور سب صورتوں میں سجدۂ سہو کرے اور قصداً چھوڑی تو اعادہ کرے۔

مسئلہ ۱۱:- سورت ملانا بھول گیا، رکوع میں یاد آیا تو کھڑا ہو جائے اور سورت ملائے پھر رکوع کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا، تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۲:- فرض کی پہلی رکعتوں میں فاتحہ بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں اس کی قضا نہیں اور رکوع سے پیشتر یاد آیا تو فاتحہ پڑھ کر پھر سورت پڑھے، یونہی اگر رکوع میں یاد آیا تو قیام کی طرف عود کرے اور فاتحہ و سورت پڑھے پھر رکوع کرے، اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا، نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۳:- ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مسلمان مکلّف پر فرض عین ہے اور پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرض کفایہ اور سورۂ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل، مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ، واجب عین ہے۔

مسئلہ ۱۴- بقدر ضرورت مسائل فقہ کا جاننا فرض عین ہے اور حاجت سے زائد سیکھنا حفظ جمیع قرآن سے افضل ہے۔

مسئلہ ۱۵:- سفر میں اگر امن و قرار ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں سورۂ بروج یا اس کی مثل سورتیں پڑھے اور عصر و عشا میں اس سے چھوٹی اور مغرب میں قصار مفصل کی چھوٹی سورتیں اور جلدی ہو تو ہر نماز میں جو چاہے پڑھے۔

مسئلہ۱۶:-اضطراری حالت میں مثلاً وقت جاتے رہنے یا دشمن یا چور کا خوف ہوتو بقدر حال پڑھے،خواہ سفر میں ہو یا حضر (یعنی حالت اقامت) میں، یہاں تک کہ اگر واجبات کی مراعات نہیں کرسکتا تو اس کی بھی اجازت ہے،مثلاً فجر کا وقت اتنا تنگ ہے کہ صرف ایک ایک آیت پڑھ سکتا ہے ،تو یہی کرے۔مگر بعد بلندی آفتاب اس نماز کا اعادہ کرے۔

مسئلہ۱۷:-سنت فجر میں جماعت جانے کا خوف ہوتو صرف واجبات پر اقتصار کرے،ثناوتعوذ کوترک کرے اور رکوع سجود میں ایک ایک بار تسبیح پر اکتفا کرے۔

فائدہ:- حجرات سے آخر تک قرآن مجید کی سورتوں کو مفصل کہتے ہیں ،اس کے یہ تین حصے ہیں ،سورۂ حجرات سے بروج تک طوال مفصل اور بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل اور لم یکن سے آخر تک قصار مفصل۔

مسئلہ۱۸:-حضر میں جب کہ وقت تنگ نہ ہوتو سنت یہ ہے کہ فجر وظہر میں طوال مفصل پڑھے اور عصر وعشا میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل اور ان سب صورتوں میں امام ومنفرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

مسئلہ ۱۹: - عصر کی نماز وقت مکروہ میں ادا کرے ،جب بھی صواب یہ ہے کہ قراء ت مسنونہ کو پورا کرے،جب کہ وقت میں تنگی نہ ہو۔

مسئلہ۲۰:- وتر میں نبی کریم ﷺ نے پہلی رکعت میں **سبح اسم ربک الاعلیٰ** دوسری میں **قل**

یاایھاالکٰفرون تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھی ہے، لہٰذا کبھی تبرکاً انہیں پڑھے۔ اور کبھی پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ کی جگہ انا انزلنا۔

مسئلہ۲۱:- قراءت مسنونہ پر زیادت نہ کرے، جب کہ مقتدیوں پر گراں ہو اور شاق نہ ہو تو زیادت قلیلہ میں حرج نہیں۔

مسئلہ۲۲:- فرضوں میں ٹھر ٹھر کر قراءت کرے اور تراویح میں متوسط انداز پر اور رات کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے، مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم مد کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اس کو ادا کرے، ورنہ حرام ہے اس لئے کہ ترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم ہے۔ آج کل کے اکثر حفاظ اس طرح پڑھتے ہیں کہ مد کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے **یعلمون تعلمون** کے سوا کسی لفظ کا پتہ بھی نہیں چلتا نہ تصحیح حروف ہوتی، بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تفاخر ہوتا ہے کہ فلاں اس قدر جلد پڑھتا ہے، حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا حرام وسخت حرام ہے۔

مسئلہ۲۳:- ساتوں قراءتیں جائز ہیں، مگر اولیٰ یہ ہے کہ عوام جس سے نا آشنا ہوں وہ نہ پڑھے کہ اس میں ان کے دین کا تحفظ ہے، جیسے ہمارے یہاں قراءت امام عاصم بروایت حفص رائج ہے، لہٰذا یہی پڑھے۔

مسئلہ۲۴:- فجر کی پہلی رکعت کو بہ نسبت دوسری کے دراز کرنا مسنون ہے اور اس کی مقدار یہ رکھی گئی ہے کہ پہلی میں دو تہائی، دوسری میں ایک تہائی۔

مسئلہ۲۵:- اگر فجر کی پہلی رکعت میں طول فاحش کیا، مثلاً پہلی میں چالیس (۴۰) آیتیں، دوسری میں تین تو بھی مضائقہ نہیں، مگر بہتر نہیں۔

مسئلہ۲۶:- بہتر یہ کہ اور نمازوں میں بھی پہلی رکعت کی قراءت دوسری سے قدرے زیادہ ہو، یہی حکم جمعہ و عیدین کا بھی ہے۔

مسئلہ۲۷:- سنن ونوافل میں دونوں رکعتوں میں برابر کی سورتیں پڑھے۔

مسئلہ۲۸:- دوسری رکعت کی قراءت پہلی سے طویل کرنا مکروہ ہے جبکہ بیّن فرق معلوم ہوتا ہو اور اس کی مقدار یہ ہے کہ اگر دونوں سورتوں کی آیتیں برابر ہوں تو تین آیت کی زیادتی سے کراہت ہے اور چھوٹی بڑی ہوں تو آیتوں کی تعداد کا اعتبار نہیں بلکہ حروف وکلمات کا اعتبار ہے، اگر کلمات وحروف میں بہت تفاوت ہو کراہت ہے اگرچہ آیتیں گنتی میں برابر ہوں، مثلاً پہلی میں **الم نشرح** پڑھی اور دوسری میں **لم یکن** تو کراہت ہے، اگرچہ دونوں میں آٹھ آٹھ آیتیں ہیں۔

مسئلہ۲۹:- جمعہ وعیدین کی پہلی رکعت میں **سبح اسم** دوسری میں **ھل اتٰک** پڑھنا سنت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے، یہ اس قاعدہ سے مستثنٰی ہے۔

مسئلہ۳۰:- سورتوں کا معین کر لینا کہ اس نماز میں ہمیشہ وہی سورت پڑھا کرے، مکروہ ہے، مگر جو سورتیں احادیث میں وارد ہیں ان کو کبھی کبھی پڑھ لینا مستحب ہے، مگر مداومت نہ کرے کہ کوئی واجب نہ گمان کر لے۔

مسئلہ۳۱: -فرض نماز میں آیت ترغیب (جس میں ثواب کا بیان ہے) وترہیب (جس میں عذاب کا ذکر ہے) پڑھے تو مقتدی وامام اس کے ملنے اور اس سے بچنے کی دعا نہ کریں، نوافل با جماعت کا بھی یہی حکم ہے، ہاں نفل تنہا پڑھتا ہو تو دعا کر سکتا ہے۔

مسئلہ۳۲: -دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کی تکرار مکروہ تنزیہی ہے، جب کہ کوئی مجبوری نہ ہو اور مجبوری ہو تو بالکل کراہت نہیں، مثلاً پہلی رکعت میں پوری **قل اعوذ برب الناس** پڑھی، تو اب دوسری میں بھی یہی پڑھے یا دوسری میں بلاقصد وہی پہلی سورت شروع کر دی یا دوسری سورت یاد نہیں آتی، تو وہی پہلی پڑھے۔

مسئلہ۳۳: -نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کو مکرر پڑھنا یا ایک رکعت میں اسی سورت کو بار بار پڑھنا، بلا کراہت جائز ہے۔

مسئلہ۳۴: -ایک رکعت میں پورا قرآن مجید ختم کر لیا تو دوسری میں فاتحہ کے بعد **الم** سے شروع کرے۔

مسئلہ۳۵: -فرائض کی پہلی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں اور دوسری میں دوسری جگہ سے چند آیتیں پڑھیں، اگر چہ اسی سورت کی ہوں تو اگر درمیان میں دو یا زیادہ آیتیں رہ گئیں تو حرج نہیں، مگر بلا ضرورت ایسا نہ کرے اور اگر ایک ہی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں پھر کچھ چھوڑ کر دوسری جگہ سے پڑھا، تو مکروہ ہے اور بھول کر ایسا ہوا تو لوٹے اور چھوٹی ہوئی آیتیں پڑھے۔

مسئلہ ۳۶: - پہلی رکعت میں کسی سورت کا آخر پڑھا اور دوسری میں کوئی چھوٹی سورت ،مثلاً پہلی میں **افحسبتم** اوردوسری میں **قل هو الله**،توحرج نہیں۔

مسئلہ ۳۷: -فرض کی ایک رکعت میں دوسورت نہ پڑھے اورمنفرد پڑھ لے تو حرج بھی نہیں ،بشرطیکہ ان دونوں سورتوں میں فاصلہ نہ ہواوراگر بیچ میں ایک یاچندسورتیں چھوڑ دیں،تو مکروہ ہے۔

مسئلہ ۳۸: -پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھی اوردوسری میں ایک چھوٹی سورت درمیان سے چھوڑ کر پڑھی تو مکروہ ہےاوراگروہ درمیان کی سورت بڑی ہے کہ اس کو پڑھےتو دوسری کی قراءت پہلی سے طویل ہوجائے گی تو حرج نہیں جیسے **و التین** کے بعد **انا انزلنا** پڑھنے میں حرج نہیں اور **اذا جاء** کے بعد **قل هو الله** پڑھنانہ چاہیئے۔

مسئلہ ۳۹: - قرآن مجید الٹاپڑھنا کہ دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھے، یہ مکروہ تحریمی ہے،مثلاً پہلی میں **قل یا ایها الکفرو ن** پڑھی اوردوسری میں **الم تر کیف**۔اس کے لئے سخت وعید آئی ،عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:''جوقرآن الٹ کر پڑھتا ہے،کیا خوف نہیں کرتا کہ اللہ اس کا دل الٹ دے''اوربھول کرہوتو نہ گناہ ،نہ سجدۂ سہو۔

مسئلہ۴۰: -بچوں کی آسانی کے لئے پارۂ عم خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ۴۱: -بھول کردوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کردی یاایک چھوٹی سورت کا فاصلہ ہوگیا،پھریاد آیاتو جوشروع کرچکا ہےاسی کو پورا کرے اگرچہ ابھی ایک ہی حرف پڑھا ہو،مثلاً پہلی میں **قــل یــا ایها**

الکٰفرون پڑھی اوردوسری میں **الم تر کیف یا تبت** شروع کردی،اب یاد آنے پراسی کوختم کرے،چھوڑکر**اذا جاء**پڑھنے کی اجازت نہیں۔

مسئلہ۴۲:-بہ نسبت ایک بڑی آیت کے تین چھوٹی آیتوں کا پڑھنا افضل ہےاور جزوسورت اور پوری سورت میں افضل وہ ہےجس میں زیادہ آیتیں ہوں۔

مسئلہ۴۳:-رکوع کے لئے تکبیر کہی،مگرابھی رکوع میں نہ گیا تھا یعنی گھٹنوں تک ہاتھ پہنچنے کے قابل نہ جھکا تھا کہ اور زیادہ پڑھنے کا ارادہ ہوا تو پڑھ سکتا ہے،کچھ حرج نہیں۔(بہارشریعت،حصہ سوم،صفحہ ۵۴۴۔۵۵۰)۔

مسائل قراءت بیرون نماز

مسئلہ۴۴:-قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا،زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہےاور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چھونا بھی اورسب عبادت ہیں۔

مسئلہ۴۵:-مستحب یہ ہے کہ باوضوقبلہ رواچھے کپڑے پہن کرتلاوت کرےاورشروع تلاوت میں اعوذ پڑھنا مستحب ہے۔اورابتدائے سورت میں بسم اللہ سنت،ورنہ مستحب اوراگرجوآیت پڑھنا چاہتا ہےتو اس کی ابتدا میں ضمیر مولیٰ تعالیٰ کی طرف راجع ہے،جیسے **ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو** تواس سورت میں اعوذ کے بعد بسم اللہ پڑھنے کا استحباب مئوکد ہے،درمیان میں کوئی دنیوی کام کرے تو اعوذ باللہ بسم

اللہ پھر پڑھ لے اور دینی کام کیا مثلاً سلام یا اذان کا جواب دیا یا سبحان اللہ اور کلمۂ طیبہ وغیرہ اذکار پڑھے، اعوذ باللہ پھر پڑھنا اس کے ذمے نہیں۔

مسئلہ ۴۶: سورۂ براءت سے اگر تلاوت شروع کی تو اعوذ باللہ، بسم اللہ کہہ لے اور جو اس کے پہلے سے تلاوت شروع کی اور سورت براءت آگئی تو تسمیہ پڑھنے کی حاجت نہیں۔ اور اس کی ابتدا میں نیا تعوذ جو آج کل کے حافظوں نے نکالا ہے، بے اصل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ سورۂ توبہ ابتداً بھی پڑھے، جب بھی بسم اللہ نہ پڑھے، یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ ۴۷: گرمیوں میں صبح کو قرآن مجید ختم کرنا بہتر ہے اور جاڑوں میں اول شب کو، کہ حدیث میں ہے: ''جس نے شروع دن میں قرآن ختم کیا، شام تک فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور جس نے ابتدائے شب میں ختم کیا، صبح تک استغفار کرتے ہیں۔'' اس حدیث کو دارمی نے سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، تو گرمیوں میں چونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے ختم کرنے میں استغفار ملائکہ زیادہ ہوگی اور جاڑوں کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں ختم کرنے سے استغفار زیادہ ہوگی۔

مسئلہ ۴۸:- تین دن سے کم میں قرآن کا ختم خلاف اولیٰ ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے تین رات سے کم میں قرآن پڑھا، اس نے سمجھا نہیں۔'' اس حدیث کو ابوداود و ترمذی و نسائی نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

مسئلہ۴۹:- جب ختم ہوتو تین بار **قل ھو اللہ احد** پڑھنا بہتر ہے، اگر چہ تراویح میں ہو، البتہ اگر فرض نماز میں ختم کرے، تو ایک بار سے زیادہ نہ پڑھے۔

مسئلہ۵۰:- لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں، جب کہ پاؤں سمٹے ہوں اور مونھ کھلا ہو، یو ہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔

مسئلہ۵۱:- غسل خانہ اور مواضع نجاست (یعنی نجاست کی جگہ) میں قرآن مجید پڑھنا، نا جائز ہے۔

مسئلہ۵۲:- جب بلند آواز سے قرآن پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سننا فرض ہے، جب کہ وہ مجمع بغرض سننے کے لئے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے، اگر چہ اور اپنے کام میں ہوں۔

مسئلہ۵۳:- مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے، اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے، اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔

مسئلہ۵۴:- بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا نا جائز ہے، لوگ اگر نہ سنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لئے مقرر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اس نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد اس نے پڑھنا شروع کیا، تو اس پر گناہ۔

مسئلہ۵۵:- جہاں کوئی شخص علم دین پڑھا رہا ہے یا طالب علم علم دین کی تکرار کرتے یا مطالعہ دیکھتے ہوں، وہاں بھی بلند آواز سے پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ ۵۶:-قرآن مجید سننا، تلاوت کرنے اور نفل پڑھنے سے افضل ہے۔

مسئلہ ۵۷:-تلاوت کرنے میں کوئی شخص معظم دینی، بادشاہ اسلام یا عالم دین یا پیر یا استاد یا باپ آجائے، تو تلاوت کرنے والا اس کی تعظیم کو کھڑا ہوسکتا ہے۔

مسئلہ ۵۸:-عورت کو عورت سے قرآن مجید پڑھنا غیر محرم نابینا سے پڑھنے سے بہتر ہے، کہ اگرچہ وہ اسے دیکھتا نہیں مگر آواز تو سنتا ہے اور عورت کی آواز بھی عورت ہے یعنی غیر محرم کو بلا ضرورت سنانے کی اجازت نہیں۔

مسئلہ ۵۹:-قرآن پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے، حضور ﷺ فرماتے ہیں:

''میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کئے گئے، یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے آدمی نکال دیتا ہے اور میری امت کے گناہ مجھ پر پیش ہوئے، تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی کو سورت یا آیت دی گئی اور اس نے بھلا دیا''۔اس حدیث کو ابوداود اور ترمذی نے روایت کیا، دوسری روایت میں ہے، ''جو قرآن پڑھ کر بھول جائے قیامت کے دن کوڑھی ہوکر آئے گا۔'' اس حدیث کو ابوداود و دارمی ونسائی نے روایت کیا اور قرآن مجید میں ہے کہ: ''اندھا ہوکر اٹھے گا''۔

مسئلہ ۶۰:-جو شخص غلط پڑھتا ہو تو سننے والے پر واجب ہے کہ بتادے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ وحسد پیدا نہ ہو۔اسی طرح اگر کسی کا مصحف شریف اپنے پاس عاریت ہے، اگر اس میں کتابت کی غلطی دیکھے، بتادینا واجب ہے۔

مسئلہ۶۱:-قرآن مجید نہایت باریک قلم سے لکھ کر چھوٹا کر دینا جیسا آج کل تعویذی قرآن چھپے ہیں مکروہ ہے، کہ اس میں تحقیر کی صورت ہے۔ بلکہ حمائل (چھوٹے سائز کا قرآن جسے گلے میں لٹکاتے ہیں) بھی نہ چاہئے۔

مسئلہ۶۲:-قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے جب کہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو ایذا نہ پہنچے۔

مسئلہ۶۳:- دیواروں اور محرابوں پر قرآن مجید لکھنا اچھا نہیں اور مصحف شریف کو مطلاً (یعنی سونے سے آراستہ) کرنے میں حرج نہیں۔ بلکہ بہ نیت تعظیم مستحب ہے۔(بہار شریعت، حصہ سوم، صفحہ ۵۵۰۔۵۵۳)۔

اور اگر قراءت میں ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ گئے، نماز فاسد ہوگئی، ورنہ نہیں اور اگر اتنا تغیر ہو کہ اس کا اعتقاد اور قصداً پڑھنا کفر ہو تو احوط (احتیاط) یہ ہے کہ اعادہ کرے (بہار شریعت)۔

☆☆☆

باب چہارم

تلاوت کے آداب

اس باب میں تلاوت کے ظاہری اور باطنی آداب بیان کئے جائیں گے۔امام غزالی قدس سرہ العزیز اپنی کتاب (کیمیائے سعادت،اصل ہشتم قرآن خواندن،آداب،۲۴۱۔۲۴۷،ملخصاً) میں ارشاد فرماتے ہیں کہ تلاوت قرآن کے ظاہری اور باطنی آداب ہیں۔(جن کا لحاظ کرنا بہت ہی اہم اور فائدہ مند ہے۔ راقم)۔

تلاوت قرآن کے ظاہری آداب

۱۔باوضو ہوکر،قبلہ رو ہوکر،مؤدب ہوکر اور عجز وانکساری کے ساتھ بیٹھے۔

۲۔آہستہ پڑھے اور اس کے معانی میں غور وفکر کرے،تلاوت قرآن میں جلد بازی سے کام نہ لے۔

۳۔دوران تلاوت رونا بھی چاہئے اور اگر رونا نہ آئے رونے جیسی شکل بنالے۔

۴۔ہر آیت کی تلاوت کا حق بجالائے۔

۵۔اگر قراءت سے ریاکاری کا اندیشہ ہو یا کسی کی نماز میں خلل پڑتا ہو تو آہستہ آہستہ تلاوت کرے۔

۶۔ جہاں تک ممکن ہو قرآن پاک کو خوش الحانی کے ساتھ پڑھے۔

﴿ تلاوت قرآن کے باطنی آداب ﴾

۱۔ قرآن مجید کی عظمت دل میں بٹھائے۔

۲۔ قرآن مجید پڑھنے سے پہلے اللہ پاک کی عظمت دل میں بٹھائے اور خیال کرے کہ یہ کس عظیم ذات کا کلام ہے اور میں کس بھاری کام کے لئے بیٹھا ہوں۔

۳۔ قرآن کریم کی تلاوت کرتے وقت دل کو حاضر رکھے، اِدھر اُدھر خیال نہ کرے، برے خیالات سے دل کو آلودہ نہ کرے اور جو بے حیائی میں پڑھ چکا اسے از سرنو توجہ سے پڑھے۔

۴۔ ہر حکم کے معنی میں غور وفکر کرے، اگر سمجھ میں نہ آئے تو اسے بار بار پڑھے اور اگر کسی آیت کے پڑھنے سے لذت محسوس ہو تو اسے پھر پڑھے کہ یہ دوبارہ پڑھنا زیادہ تلاوت کرنے سے بہتر ہے۔

۵۔ جس طرح آیات کا مضمون تبدیل ہوتا رہے اسی طرح مضمون کے مطابق دل کی کیفیت بھی بدلتی رہے اور قرآن کے رنگ میں رنگتی جائے۔

۶۔ قرآن مجید کی تلاوت اس طرح کرے کہ گویا قرآن اللہ پاک کی بارگاہ سے سن رہا ہے اور خیال کرے کہ ابھی اس ذات کی جانب سے سن رہا ہوں۔

☆☆☆

مآخذ و مراجع

۱۔کنزالایمان: امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃاللہ علیہ

۲۔لباب التاویل فی معانی التنزیل : امام علاء الدین علی بن محمد بغدادی رحمۃاللہ علیہ
(المعروف تفسیر خازن)

۳۔ بخاری شریف : امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃاللہ علیہ

۴۔مسلم شریف : امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری رحمۃاللہ علیہ

۵۔ترمذی شریف : امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃاللہ علیہ

۶۔ابن ماجہ شریف: امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ رحمۃاللہ علیہ

۷۔نسائی شریف : امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی رحمۃاللہ علیہ

۸۔سنن دارمی : امام ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن الفضل بن بھرام الدّارمی
رحمۃ اللہ علیہ

۹۔المستدرک : امام ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم النیساپوری رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔شعب الایمان: امام ابی بکر احمد بن الحسین البیھقی رحمۃاللہ علیہ

۱۱۔موطاامام مالک: امام مالک بن انس رحمۃاللہ علیہ

۱۲۔مصنف ابن ابی شیبہ:	امام ابی بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسیؔ الکوفی رحمتہ اللہ علیہ
۱۳۔بدعات القرآن:	علامہ فیض احمد اویسی رحمتہ اللہ علیہ
۱۴۔کیمیائے سعادت :	امام ابوحامد محمد بن محمد الطّوسی الغزالی رحمتہ اللہ علیہ
۱۵۔بہارشریعت :	صدرالشریعہ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمتہ اللہ علیہ
۱۶۔قرآن ایک معجزۂ عظیم:	ابومحمد مخدوم زادہ

☆☆☆

التجا و التماس

تمام مسلمان بھائیوں سے گذارش ہے کہ اپنے بچوں کو ''یسرنا القرآن'' کے بجائے ''مدنی قاعدہ'' یا کوئی اور ایسا قائدہ پڑھائیں جو کسی سنی صحیح العقیدہ نے لکھا ہو کیونکہ علامہ فیض احمد اویسی رحمتہ اللہ علیہ ''بدعات القرآن'' میں فرماتے ہیں کہ ''یسرنا القرآن'' کا لکھنے والا قادیانی تھا۔

تمت

قارئین سے التماس ہے کہ اگراس کتاب میں کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی اس کے بارے میں مطلع کریں تا کہ اس کی تصیح کی جاسکے۔